

جیل سے رہائی کیلئے مجرب عمل، عمل اُم داؤد

<"xml encoding="UTF-8?">

عمل اُم داؤد مستحب عبادتوں میں سے ایک ہے جسے ماہ رجب کے ایام البیض میں انجام دینے کی تاکید کی گئی ہے۔

اس عمل کو امام صادقؑ نے اپنی رضاعی ماں ام داؤد کو ان کے بیٹے کی رہائی کے لئے تعلیم دی۔ اسی وجہ سے یہ عمل، "عمل ام داؤد" کے نام سے مشہور ہے۔ جس حدیث میں اس عمل کا بیان آیا ہے وہ بعض شیعہ حدیثی مآخذ من جملہ شیخ طوسی کی کتاب مصباح المتهجد اور سید بن طاووس کی کتاب إقبال الأعمال میں موجود ہے۔

ام داؤد کے بقول اس عمل کی انجام دہی کے چند دنوں بعد ان کا بیٹا آزاد ہو کر گھر پہنچ جاتا ہے۔ شیخ طوسی، سید بن طاووس اور علامہ مجلسی جیسے شیعہ علماء کے مطابق عمل ام داؤد مصیبتوں کے خاتمے اور حاجتوں کی برآوری کے لئے انتہائی مؤثر ہے۔

ام داؤد

ام داؤد عبداللہ بن ابراہیم کی بیٹی اور حسن مثنیٰ کی زوجہ ہیں۔ [1] اپنے بیٹے داؤد کی نسبت سے "ام داؤد" کے نام سے مشہور ہوئیں۔ [2] آپ امام صادقؑ کی مادر رضاعی بھی ہیں۔ [3]

مربوطہ واقعہ

دعائے ام داؤد

شیخ صدوق کی کتاب فضائل الاشرہ الثلاثہ [تین مہینوں (رجب، شعبان اور رمضان) کے فضائل] اور سید بن طاووس کی کتاب إقبال الأعمال میں عمل ام داؤد کا واقعہ نقل ہوا ہے جس کا خلاصہ یوں ہے:

ام داؤد کے بیٹے داؤد کو عباسی خلیفہ منصور دوانیقی کے حکم پر گرفتار کر کے عراق لے جایا گیا جس کے بعد مدتوں ان کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ملی۔ ام داؤد اپنے بیٹے کی رہائی کیلئے کافی دعائیں مانگتی ہیں اور مختلف لوگوں سے اس حوالے سے مدد لیتی ہیں لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ ایک دن ام داؤد امام صادقؑ کی خدمت میں پہنچتی ہیں، اس موقع پر امام صادقؑ ام داؤد سے ان کے بیٹے کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ ام داؤد مذکورہ واقعے کو امام کی خدمت میں بیان کرتی ہیں۔ امام صادقؑ ام داؤد کو رجب کے ایام بیض میں "عمل ام داؤد" بجا لانے کا حکم دیتے ہیں۔ [4]

ام داؤد کہتی ہیں، اس عمل کے چند دنوں بعد ان کا بیٹا داؤد گھر لوٹ آیا بعد میں معلوم ہوا کہ وہ 15 رجب کے دن ہی رہا ہو گئے تھے۔ [5]

کیفیت

عمل ام داؤد کی کیفیت درج ذیل ہے:

سب سے پہلے ماہ رجب کے ایام البیض یعنی 13، 14 اور 15 تاریخ کو روزہ رکھا جائے؛

15 ویں تاریخ کو غسل کرے اس کے بعد ایک ایسی جگہ جہاں بیٹھ کر نماز ظہر و عصر کو خضوع اور خشوع کے

ساتھ بجا لائے جہاں نہ کوئی چیز انسان کی توجہ ہٹا سکے اور نہ کوئی شخص اس سے گفتگو کر سکے؛ نماز کے بعد قبلہ رخ ہو کر درج ذیل سورتوں کی تلاوت کرے:

100 مرتبہ سورہ حمد

100 مرتبہ سورہ اخلاص

10 مرتبہ آیۃ الکرسی

سورہ انعام، سورہ بنی اسرائیل، سورہ کہف، سورہ لقمان، سورہ یس، سورہ صافات، سورہ سجدہ، سورہ شوری، سورہ دخان، سورہ فتح، سورہ واقعہ، سورہ ملک، سورہ قلم، سورہ انشقاق اور اس کے بعد قرآن کے آخر تک تمام سورتوں کی ایک ایک بار تلاوت کرے؛

اور آخر میں دعائے استفتاح یا دعائے ام داؤد پڑھی جائے؛[6]

فضیلت

امام صادقؑ سے منقول وہ حدیث جس میں ام داؤد کو اس عمل کی تعلیم دی گئی، میں اس عمل کی اہمیت کے بارے میں آیا ہے: خدا آسمان کے دروازے اس شخص کے لئے کھول دیتے ہیں، فرشتے اس کے حاجتوں کی قبولی کی بشارت دیتے ہیں اور اس کا ثواب بہشت سے کم نہیں ہے۔[7]

شیخ طوسی، سید بن طاووس اور علامہ مجلسی جیسے مشہور شیعہ علماء فرماتے ہیں: دعائے ام داؤد

مشکلات کی برطرفی، حاجت روائی اور ظلم و ستم کے خاتمے کے لئے نہایت مؤثر ہے۔[8]

موجودہ دور میں ماہ رجب کے ایام بیض میں اعتکاف کے لئے جانے والے افراد عمل ام داؤد کو انجام دیتے ہیں۔

سند اور مآخذ

جس حدیث میں عمل ام داؤد کا تذکرہ آیا ہے یہ حدیث مختلف شیعہ حدیثی مآخذ موجود ہے۔ اس سلسلے میں سب سے قدیمی کتاب شیخ صدوق کی کتاب فضائل الأشهر الثلاثة ہے۔ البتہ اس کتاب میں صرف اس عمل کی سند اور واقعہ بیان ہوا ہے۔[9]

اس کے علاوہ شیخ طوسی کی کتاب مصباح المتہجد اور سید بن طاووس کی کتاب إقبال الاعمال میں بھی اس عمل کا تذکرہ آیا ہے۔[10]

کتاب بلد الامین، مصباح کفعمی،[11] بحار الانوار [12] مفاتیح الجنان [13] من جملہ ان مآخذ میں سے ہیں جن میں اس عمل کو مذکورہ کتابوں سے نقل کئے ہیں۔[14]

حوالہ جات

۱- امین، اعیان الشیعہ، ۱۴۰۶ق، ج ۳، ص ۲۷۶

۲- امین، اعیان الشیعہ، ۱۴۰۶ق، ج ۳، ص ۲۷۶

۳- امین، اعیان الشیعہ، ۱۴۰۶ق، ج ۶، ص ۳۶۸

۴- رجوع کریں: صدوق، فضائل الاشهر الثلاثة، ۱۳۹۶ق، ص ۳۳ و ۳۴؛ سید بن طاووس، اقبال الاعمال، ۱۳۷۶ش، ج ۳، ص ۲۲۱ و ۲۲۲۔

۵- بہ صدوق، فضائل الاشهر الثلاثة، ۱۳۹۶ق، ص ۳۳ و ۳۴؛ سید بن طاووس، اقبال الاعمال، ۱۳۷۶ش، ج ۳،

ص ۲۵۰ و ۲۵۱.

۶- شیخ طوسی، مصباح المتہجد، ۱۴۱۱ق، ج ۲، ص ۸۰۷؛ کفعمی، المصباح، ۱۴۰۵ق، ص ۵۳۰ و ۵۳۱؛ کفعمی، البلد الامین، ۱۴۱۸ق، ص ۱۸۰.

۷- صدوق، فضائل الاشرہ الثلاثہ، ۱۳۹۶ق، ص ۳۴.

۸- اکبری و ربیع نتاج، «کاوشی در دعای ام داوود»، ص ۸۲.

۹- اکبری و ربیع نتاج، «کاوشی در دعای ام داوود»، ص ۸۸.

۱۰- مراجعه کریں: شیخ طوسی، مصباح المتہجد، ۱۴۱۱ق، ج ۲، ص ۸۰۷-۸۱۲؛ سید بن طاووس، اقبال الاعمال، ۱۳۷۶ش، ج ۳، ص ۲۲۲-۲۲۸.

۱۱- دیکھئے: کفعمی، المصباح، ۱۴۰۵ق، ص ۵۳۰-۵۳۵؛ کفعمی، البلد الامین، ۱۴۱۸ق، ص ۱۸۰-۱۸۳.

۱۲- دیکھئے: مجلسی، بحار الانوار، ۱۴۰۳ق، ج ۹۵، ص ۴۰۰-۴۰۳.

۱۳- قمی، عباس، مفاتیح الجنان، ذیل اعمال ام داوود.

۱۴- اکبری و ربیع نتاج، «کاوشی در دعای ام داوود»، ص ۹۱ و ۹۰.

مآخذ

اکبری، زہرا، و سید علی اکبر ربیع نتاج، «کاوشی در دعای ام داوود»، در مجلہ سفینہ، تہران، مؤسسہ فرہنگی نبأ مبین، شمارہ ۳۶، پاییز ۱۳۹۱.

امین، سید محسن، اعیان الشیعہ، تحقیق حسن الامین، بیروت، دارالتعارف، ۱۴۰۶ق.

سید بن طاووس، علی بن موسی، الإقبال بالأعمال الحسنہ، تحقیق جواد قیومی اصفہانی، قم، دفتر تبلیغات اسلامی، چاپ اول، ۱۳۷۶ش.

شیخ صدوق، محمد بن علی، فضائل الأشہر الثلاثہ، تحقیق و تصحیح غلامرضا عرفانیان یزدی، قم، کتابفروشی داوری، چاپ اول، ۱۳۹۶ق.

طوسی، محمد بن الحسن، مصباح المتہجد و سلاح المتعبد، بیروت، مؤسسہ فقہ الشیعہ، ۱۴۱۱ق.

قمی، عباس، مفاتیح الجنان، اسوہ، قم- بی تا.

کفعمی، ابراہیم بن علی، البلد الامین و الدرع الحصین، بیروت، مؤسسۃ الأعلمی للمطبوعات، چاپ اول، ۱۴۱۸ق.

کفعمی، ابراہیم بن علی، مصباح الکفعمی، قم دارالرضی، چاپ دوم، ۱۴۰۵ق.

مجلسی، محمدباقر، بحار الأنوار الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطہار، تحقیق جمعی از محققان، بیروت، دار إحياء التراث العربی، چاپ دوم، ۱۴۰۳ق.